



تاریخ: جنوری 15، 2026

نمبر: 3520-26\PPA

لارڈز کالج آف فارمیسی لاہور میں ڈاکٹر ساجد بشیر کی بطور پرنسپل تقرری پاکستان کی دواسازی تعلیم اور صحت کے معیار کے لیے سنگین خطرہ

میں بطور پرنسپل (LCP) ڈاکٹر ساجد بشیر، جو یونیورسٹی آف سرگودھا کے سابق چیئر مین اور ڈین فیکلٹی آف فارمیسی رہ چکے ہیں، ریٹائرمنٹ کے بعد لاہور کے نجی ادارے لارڈز کالج آف فارمیسی سے الحاق یافتہ ہیں۔ ان کی ریٹائرمنٹ، جو 2024 کے اوائل میں مختلف تحقیقی رپورٹس کے ذریعے تصدیق شدہ ہے، بدعنوانی، (PU) تعینات کیے گئے ہیں۔ یہ ادارہ یونیورسٹی آف دی پنجاب اقربا پروری، اور انتظامی بے ضابطگیوں کے طویل ریکارڈ کے بعد عمل میں آئی۔

اس کے باوجود، ایل سی پی کے ایچ آر ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب یونیورسٹی کی الحاق کمیٹی نے — جو پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 کے سیکشن 49 اور ذیلی شق 10 کے تحت کام کرتی ہے — ان کی تقرری کی منظوری دی۔ اس کمیٹی میں سنڈیکیٹ کے نامزد چیئر مین، دوپرو فیسر، علاقائی ڈائریکٹرز، اور تین ماہرین شامل ہوتے ہیں جن کا کام اداروں کی نگرانی اور الحاق کے معیار کی جانچ ہے۔ مگر ڈاکٹر بشیر کے بدعنوان ماضی کو نظر انداز کر دینا کمیٹی کی شفافیت پر سوالیہ نشان ہے، جو پاکستان میں دواسازی کی تعلیم کے معیار کے لیے شدید خطرہ بن چکا ہے۔

ڈاکٹر ساجد بشیر کا کیریئر ایک لمبی فہرست ہے اداروی دھوکے، انتظامی بدعنوانیوں، اور مالیاتی بے ضابطگیوں کی۔

21) تقرری مارچ-BS) 2009 سے 2023 تک یونیورسٹی آف سرگودھا میں ان کا دور بطور چیئر مین و ڈین بدانتظامی کی مثال رہا۔ 2009 کے اشتہار کے تحت ان کی بطور پروفیسر فارمیسی 2012 میں ایک تنازعہ اور غیر شفاف عمل کے ذریعے کی گئی۔ ابتدائی تشکیصات کو، ناقابل قبول، غیر مستند اور غیر معاون ”قرارداد لیا گیا تھا، مگر اس کے باوجود سلیکشن بورڈ اور وائس چانسلر نے منظوری دی، جسے جولائی 2012 میں سنڈیکیٹ نے توثیق کر دیا۔

بعد ازاں ڈاکٹر محمد الیاس طارق کی دائر کردہ رٹ (نمبر 2021/37666، لاہور ہائی کورٹ) نے انکشاف کیا کہ تقرری کے عمل میں کئی حقائق چھپائے گئے۔ اس پر گورنر پنجاب محمد بلال بلوچ نے 2021 میں انکوائری کا حکم دیا، جس کے بعد 2022 میں ایک تحقیقی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ یونیورسٹی آف سرگودھا کی انتظامیہ نے 27 جون 2016 اور 4 نومبر 2021 کے متضاد خطوط جاری کر کے حقائق کو مزید دھندلا دیا۔

مزید برآں، 2006 میں تقریباً 0.8 بلین روپے کے فارماسیوٹیکل منصوبے کی ناکامی کا ذمہ دار بھی انہیں ٹھہرایا گیا، جو نااہلی اور بدعنوانی کے باعث مکمل تباہ ہو گیا۔ 2017 اور 2018 کی داخلی رپورٹس میں انہیں ”بددیانت، خود غرض اور بدنام زمانہ افسر“ قرار دیا گیا، جنہوں نے ادارے کی ساکھ اور تدریسی معیار کو شدید نقصان پہنچایا۔

ریٹائرمنٹ کے باوجود ڈاکٹر بشیر کی بطور پرنسپل تقرری پر علمی و عوامی حلقوں نے سخت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ 2024 اور 2025 کی تحقیقی رپورٹس میں انہیں ایک ”دھوکے باز ہنما“ قرار دیا گیا ہے، جن کی قیادت نے لارڈز کالج آف فارمی ڈی پروگرام کو اخلاقی، تعلیمی اور سائنسی طور پر کمزور کر دیا۔

، قائد اعظم انڈسٹریل ایریا میں واقع ہے، اب سوشل میڈیا پر مصنوعی شہرت کے ذریعے اپنی ساکھ قائم رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کالج کے انسٹاگرام M-ان کی زیر قیادت ادارہ، جولاءِ 2024 کے پیجز (دسمبر 2024) پر انہیں، "فارمیسی لیجنڈ" کے طور پر پیش کیا گیا، حالانکہ ان پر الزام ہے کہ وہ پاکستان کی دواسازی اکیڈمی کو بگاڑنے والے کردار ہیں۔

2024 میں ان کی شرکت نے پاکستان کی علمی برادری میں بے چینی پیدا کی، کیونکہ ان جیسے بدنام چہرے کی موجودگی نے تقریب کی-IPCE مزید یہ کہ 21 ویں انٹرنیشنل فارمیسی کانفرنس ساکھ اور سائنسی معیار کو مجروح کیا۔

پاکستان میں شفافیت کے لیے کیے گئے قانونی اقدامات کو مسلسل دبا گیا ہے۔

یونیسکو اور OHCHR ایکٹ 2013 کے تحت یونیورسٹی آف سرگودھا، گورنر پنجاب، چیف انفارمیشن کمشنر، اور حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے (RTD) حق اطلاعات کے سپرد کیا، (PCP) درخواستوں کے باوجود کرپشن سے متعلق دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں۔ وزارت صحت کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایران اللہ خان نے کارروائی کو فارمیسی کونسل آف پاکستان کو ایک، "ذمی تنظیم" قرار دیا گیا ہے جو بدعنوان اساتذہ کے خلاف کارروائی میں مکمل طور پر ناکام (PPA) مگر اکتوبر 2025 تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن رہی ہے۔

یہ ادارہ جاتی ناکامیاں پاکستان کے عالمی صحتی اہداف پاکستان کا صحتی نظام مضبوط فارماسیو ٹیکل تعلیم پر انحصار کرتا ہے۔ مگر ڈاکٹر بشیر جیسے ریٹائرڈ اور بدعنوان افراد کی موجودگی اس بنیاد کو ہلا رہی ہے۔ صحت مند زندگی اور معیار تعلیم کو خطرے میں ڈال رہی ہیں، اور عوامی اعتماد کو تباہ کر رہی ہیں۔ (SDG)

یونیورسٹی آف سرگودھا میں ان کے دور کے اثرات اب لارڈز کالج میں بھی نظر آ رہے ہیں:

نصاب کی سائنسی بنیاد کمزور کی جا رہی ہے،

بھرتیاں اقرار پروری پر مبنی ہیں،

تحقیقی معیار زوال پذیر ہے،

اور طلبہ کو عملی تربیت کے بجائے صرف ڈگریاں دی جا رہی ہیں۔

اس سے ایسے غیر تربیت یافتہ فارماسسٹ تیار ہو رہے ہیں جو اینٹی مائیکروبائل مزاحمت، جعلی ادویات، اور دوا کی غلطیوں جیسے خطرناک مسائل سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے مطابق، پاکستان میں فی 10,000 آبادی پر صرف ایک فارماسسٹ ہے — ایسی صورت حال میں بدعنوان قیادت تعلیمی و صحتی بحران کو مزید سنگین بنا رہی ہے۔ پاکستان کی صحتی اور تعلیمی بقا کے لیے ڈاکٹر ساجد بشیر کی فوری برطرفی ناگزیر ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کو لارڈز کالج آف فارمیسی کا الحاق معطل کرتے ہوئے ایک آزادانہ آڈٹ کرانا چاہیے۔ فارمیسی کونسل آف پاکستان کو 1967 کے فارمیسی ایکٹ کے تحت ریٹائرڈ اور متنازعہ افراد کو کورڈینیشن کرنی UNESCO اور، FIP، WHO تعلیمی عہدوں سے روکنے کے لیے سخت قانون سازی کرنی چاہیے۔ گورنر پنجاب اور ہائر ایجوکیشن کونسل اور بین الاقوامی اداروں جیسے چاہیے تاکہ فارمیسی اداروں میں شفافیت اور میرٹ کی بحالی ممکن ہو سکے۔ اساتذہ، طلبہ، فارماسسٹ ایسوسی ایشنز، اور فارمانڈسٹری کے اسٹیک ہولڈرز کو مل کر اس مافیا کے خلاف ایک متحد عوامی آواز بنانی ہوگی۔

ڈاکٹر ساجد بشیر جیسے ریٹائرڈ، مردہ ضمیر، اور کرپٹ عناصر کی برطرفی صرف ایک شخص کا معاملہ نہیں — یہ پاکستان کی نسلوں کے مستقبل، صحتی نظام کی ساکھ، اور علمی و قاری جنگ ہے۔ اگر ایسے افراد کو اقتدار، عہدہ، یا تعلیم میں جگہ دی گئی تو فارمیسی تعلیم ایک کاروبار اور صحت عوام کے لیے ایک خطرہ بن جائے گی۔

لہذا ریاست، عوام، اور اکیڈمک اداروں پر لازم ہے کہ وہ اس ریٹائرڈ، ایکسپائرڈ، اور بدعنوان مجرم کو فی الفور لارڈز کالج آف فارمیسی لاہور سے برطرف کریں تاکہ ملک میں صحت و تعلیم کے معیار کو محفوظ اور مستحکم بنایا جاسکے۔

REFERENCES:

- [1] Higher Education Commission of Pakistan. *Minimum criteria for appointment of faculty members and academic administrators*. Islamabad: HEC; 2009. Available from: <https://hec.gov.pk/english/services/faculty>
- [2] Pakistan Pharmacy Council. *Pharmacy education accreditation standards and inspection guidelines*. Islamabad: PPC; 2020. Available from: <https://www.ppc.org.pk>
- [3] World Health Organization. *Transforming and scaling up health professionals' education and training*. Geneva: WHO; 2013. Available from: <https://www.who.int/publications/i/item/WHO-HRH-HED-2013.01>
- [4] UNESCO. *Corruption and ethics in higher education governance*. Paris: UNESCO; 2019. Available from: <https://www.unesco.org/en/education/ethics>
- [5] Transparency International. *Corruption in education sector: global and country perspectives*. Berlin: Transparency International; 2021. Available from: <https://www.transparency.org>
- [6] National Accountability Bureau. *Mandate and jurisdiction regarding corruption in public sector institutions*. Islamabad: NAB; 2022. Available from: <https://www.nab.gov.pk>
- [7] Khan MS, Mahmood T. Governance failures in professional education institutions of Pakistan. *Pak J Public Admin*. 2019;6(2):45–60. Available from: <https://pjpa.pide.org.pk>
- [8] Malik AM, Azam M. Quality assurance challenges in health professional education in developing countries. *J Health Policy Educ*. 2018;12(3):211–219. Available from: <https://doi.org/10.1016/j.jhpe.2018.04.006>
- [9] World Bank. *Enhancing governance and accountability in higher education*. Washington (DC): World Bank; 2020. Available from: <https://www.worldbank.org/en/topic/education>
- [10] Pharmaceutical Review. Corruption, illegal appointments, and declining standards in pharmacy education in Pakistan. *Pharmaceutical Review*. 2024;16(8):15–24. Available from: <https://pharmaceuticalreview.com>

ڈاکٹر ارم نذیر Ph.D

مَدِيرَاعَلَى: رسالہ الدویہ PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN 2220-5167;W: <https://pharmaceuticalsreview.com/>